72253- حصول رضاعت ميں شک

سوال

ميری خالہ نے مجھ سے بڑے بھائی كو دودھ پلايا تھا جو كہ اب ميری خالہ كی اولاد كا بھائی ہے، اور ميری خالہ ہميں رضاعت كے ليے اپنی چھاتی كے ساتھ لگاتی تھی، اور اس كے قول كے مطابق دودھ نہيں نكلتا تھا.

بچپن سے ليكر آج تک ہم ان كے ساتھ بھائيوں والا معاملہ كرتے رہے ہيں، اور ہم سننے لگے ہيں كہ وہ ہمارے بھائی نہيں كيونكہ كچھ علماء نے كہا ہے وہ ہمارے بھائی ہيں، ہم انہيں بھائی شمار كرتے تھے اس بنا پر ہمارے درميان شادی كا كوئی تعلق قائم نہيں ہوا، برائے مہربانی اس كے متعلق معلوما فراہم كريں.

پسندیدہ جواب

اول :

جس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہيں اس ميں دو شرطيں پائی جانی ضروری ہيں :

پہلی شرط :

پانچ يا اس سے زيادہ رضعات ہونی چاہيں.

دوسری شرط :

رضاعت دو برس كی عمر ميں دودھ چھڑانے سے قبل ہونی چاہيے.

ان دو شرطوں كی تفصيل ديكھنے كے ليے سوال نمبر (40226) كے جواب كا مطالعہ كريں.

رضاعت ميں پيٹ بھرنا شرط نہيں، بلكہ بچے كا پستان منہ ميں ليے كر دودھ چوسنا اور پھر چھوڑ دينا رضاعت شمار ہو گا.

اور جب بچہ پستان منہ ميں ڈالے ليكن دودھ نہ نكلے تو يہ رضاعت نہيں ہو گی، اور نہ ہی اس كے نتيجہ ميں كوئی چيز مرتب ہوتی ہے.

الفتاوی الھنديۃ ميں درج ہے :

" كيونكہ جب بھی دودھ نكلا تو يہ رضاعت ہو گی اس كے بغير نہيں " انتہی

ديكھيں : فتاوی الھنديۃ (104/1).

اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ميں درج ہے :

"اور اگر آپ کی ماں نے آپ کے بچا کو چپ کرانے کے لیے پستان منہ میں ڈالا اور اس کے پستان سے دودھ نہیں نکلا تو کوئی حرمت نہیں، اور شادی جائز ہے" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (52/21).

دوم :

جب رضاعت کی تعداد میں یا پھر حصول رضاعت میں شک پیدا ہو جائے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا :

میں اپنی خالہ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، لیکن مشکل یہ ہے کہ میرے اور اس کے درمیان نانی کا دودھ پینے میں شک ہے، لیکن نانی اس رضاعت میں وثوق اور یقین نہیں رکھتی ہم نے ان سے دریافت کیا تو وہ کہتی ہیں :

مجھے معلوم نہیں میں بھول چکی ہوں، اور اگر اس لڑکی نے مجھ سے رضاعت کی ہے تو اس وقت میرا دودھ ہی نہیں تھا نانی کا قول یہی ہے.

برائے مہربانی آپ میرے لیے اس مسئلہ میں کوئی مناسب حل تلاش کریں، کیا نانی کے قول کے مطابق میری اس لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"اگر تو واقعہ ایسا ہی ہے جیسا سوال میں بیان ہوا ہے تو آپ خالہ کی مذکورہ بیٹی سے شادی کر سکتے ہیں؛ کیونکہ مشکوک رضاعت کی اس میں کوئی تاثیر نہیں، بلکہ حرمت تو معلوم رضاعت سے ہوتی ہے جب وہ پانچ مکمل رضاعت ہوں اور دو برس کی عمر کے اندر دودھ پیا جائے.

لیکن اگر ایسا نہیں اور رضاعت معلوم نہیں تو اس میں اصل جواز ہے" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (133/21).

مزید آپ سوال نمبر (804) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر آپ کا وہ بھائی جس کی خالہ سے رضاعت ثابت ہے وہ آپ کی خالہ کا رضاعی بیٹا ہو گا، اور اس کی ساری اولاد کا رضاعی بھائی ہو گا.

لیکن آپ کے حق میں حرمت ثابت نہیں کیونکہ رضاعت کے حصول میں شک اور تردد پایا جاتا ہے.

واللہ اعلم.